قانون وانصاف کمیشن آف پاکستان

آئین میں دیے ہوئے بنیادی حقوق اور انکے حصول کا طریقہ کار

بنیادی حقوق سے مراد وہ حقوق ہیں جو ہر پاکستانی شہری کو بلا تفریق رنگ نسل، جنس، علاقہ و مذہب آئین کے تحت اور بعض قوانین کے تابع حاصل ہیں۔ جنہیں آئین کے مختلف آرٹیکلز کے تحت تحفظ دیا گیا ہے اور جن سے، ما سوائے چند ایک کے جنہیں ہنگامی صورت حال میں معطل کیا جا سکتا ہے، کسی شہری کو محروم نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں مندرجہ ذیل حقوق شامل ہیں۔

۱۔ فرد کی سلامتی: آئین کے آرٹیکل ۹ کے تحت ہر شہری کے لئے زندگی اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے جس کے تحت کسی شخص کو زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے اسکے کہ قانون اسکی اجازت دے۔

۲۔ گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ: آرٹیکل ۱۰ کے تحت کسی بھی گرفتار کیے گئے شخص کو جلد از جلد اسکی گرفتاری کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے گا اور اسے قانونی مشیر یا وکیل سے رابطہ کرنے کی سہولت اور اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ نیز اسے عدالت کی اجازت کے بغیر ۲۴ گھنٹوں سے زیادہ حراست میں نہیں رکھا جائے گا تاہم ان میں سے کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جسے احتیاطی نظر بندی سے متعلق کسی صوبائی یا وفاقی قانون کے تحت گرفتار یا نظر بند کیا گیا ہو۔ احتیاطی نظر بندی کے قوانین کے تحت کسی بھی ایسے شخص کو جس سے ملک کی سلامتی، دفاع، یا تحفظ کو خطرہ لاحق ہو یا وہ حارحانہ طور پر امن عامہ یا حمل و رسد یا خدمات عامہ کے برقرار رکھنے کے لئے مضر ہو زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے لئے نظر بند رکھا جا سکتا ہے۔ اس مدت میں مرکزی یا متعلقہ صوبائی نظر ثانی بورڈ کی سفارش پر گرفتار کیے گئے شخص کو اصالتاً سماعت کا موقع فراہم کیے جانے کے بعد مزید توسیع کی جا سکتی ہے۔

۳۔ غلامی و جبری مشقت پر پابندی: آرٹیکل ۱۱ کے تحت غلامی پر پابندی عائد کر دی گئی ہے اور اسے کسی بھی صورت میں پاکستان میں رواج دینے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح جبری مشقت اور بیگار کی تمام صورتوں اور انسانوں کی خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اور ۱۴ سال سے کم عمر کے بچوں کو کسی فیکٹری، کان یا خطرناک جگہ میں ملازم رکھنے پر پابندی عائد کی گئی ہے تاہم کسی قانون کے تحت کسی جرم کی بناء پر سزا بھگتنے والے کسی شخص سے یا مفاد عامہ کیلئے کسی سے لازمی خدمت یا مشقت لی جا سکتی ہے بشرطیکہ یہ ظالمانہ یا شرف انسانی کے منافی نہ ہو۔

۴۔ موثر بہ ماضی سزا سے تحفظ: آرٹیکل ۱۲ کے تحت کسی بھی شخص کو کسی ایسے جرم میں سزا نہیں دی جائے گی جو اسکے سرزد ہوتے وقت کسی قانون کے تحت قابل سزا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ایسی سزا دی جائے گی جو جرم سرزد ہوتے وقت اسکی مقررہ سزا سے مختلف یا زیادہ سخت ہو۔

۵۔ دوہری سزا اور خود الزامی کے خلاف تحفظ: آرٹیکل ۱۳ کے تحت کسی جرم میں کسی شخص پر ایک بار سے زیادہ نہ تو مقدمہ چلایا جا سکتا ہے نہ اسی جرم میں ایک بار سے زیادہ سزا دی جا سکتی ہے اور نہ ہی کسی شخص کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے خلاف خود گواہی دے۔

۶۔ **انسانی عزت و وقار کی حرمت** : آرٹیکل ۱۴ کے تحت ہر شہری کی عزت و ناموس اور قانون کے تابع گھر کی خلوت کو قابل حرمت قرار دیا گیا ہے اور یہ کہ کسی بھی شخص کو شہادت حاصل کرنے کی غرض سے جسمانی یا ذھنی اذیت نہیں دی جائے گی۔

۷۔ **نقل و حرکت کی آزادی** : آرٹیکل ۱۵ کے تحت ہر شہری کو پاکستان میں رہنے اور مفاد عامہ کے پیش نظر کسی معقول پابندی کے تابع پاکستان میں داخل ہونے اور اس کے ہر حصے میں آزادانہ نقل و حرکت کرنے اور اس کے کسی حصے میں سکونت اختیار کرنے اور آباد ہونے کا حق حاصل ہے۔

۸۔ **اجتماع کی آزادی** آرٹیکل ۱۶ کے تحت ہر شہری کو امن عامہ کے مفاد میں اور قانون کے ذریعے عائد کردہ پابندیوں کے تابع پرامن طور پر اور اسلحہ کے بغیر جمع ہونے کا حق حاصل ہے ۔

۹۔ **انجمن سازی کی آزادی**: آرٹیکل ۱۷ کے تحت پاکستان کے ہر شہری کو انجمن سازی یا یونین بنانے اور ہر اس شہری کو جو سرکاری ملازم نہ ہو کوئی بھی سیاسی جماعت بنانے یا اس کا رکن بننے کا حق حاصل ہے تاہم یہ حق پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ، سالمیت امن عامہ یا اخلاق کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۱۰۔ **آزادی کاروبار و پیشہ** آرٹیکل ۱۸ کے تحت ہر شہری کو کوئی بھی جائز پیشہ اختیار کرنے اور کوئی بھی جائز تجارت یا کاروبار کرنے کا حق حاصل ہے بشرطیکہ وہ اس قانونی معیار یا لازمی شرائط پر پورا اترتا ہو جو کہ اس پیشے یا کاروبار سے متعلق ملکی و اجتماعی مفاد کے پیش نظر عائد کی گئی ہوں۔

۱۱۔ **آزادی تحریر و تقریر** : آرٹیکل ۱۹ کے تحت ہر شہری کو تقریر اور اظہار خیال کا حق حاصل ہے اور پریس کو بھی آزادی ہوگی بشرطیکہ یہ اسلامی اقدار یا پاکستان یا اسکے کسی حصے کی سالمیت و اقتدار اعلیٰ کے خلاف نہ ہو، نہ اس سے غیر ممالک کے ساتھ قائم پاکستان کے دوستانہ تعلقات متاثر ہوتے ہوں اور نہ نقص امن کا خطرہ ہو۔ اسی طرح یہ عدلیہ کی توہین یا کسی جرم کی ترغیب پر مبنی بھی نہ ہو۔

۱۲۔ **مذہبی عبادات و تبلیغ کی آزادی** : آرٹیکل ۲۰ کے تحت قانون، اخلاق اور امن عامہ کے تابع ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے اس پر عمل پیرا ہونے اور اسکا پرچار کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح ہر مذہبی گروہ اور اسکے ذیلی فرقے یا مسلک کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے اور انکا انتظام چلانے کا حق حاصل ہے۔

۱۳۔ **تحفظ برخلاف ٹیکس برائے دیگر مذاہب** : آرٹیکل ۲۱ کے تحت کسی شخص کو کوئی ایسا خاص محصول یا ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جسکی آمدنی اسکے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی ترویج پر خرچ کی جاتی ہو۔

۱۴۔ **تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات** : آرٹیکل ۲۲ کے تحت کسی تعلیمی ادارے میں زیر تعلیم شخص کو اپنے مذہب کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی تعلیم حاصل کرنے یا ایسی کسی مذہبی تقریب یا عبادات میں شرکت کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی مذہبی ادارے کیلئے محصول سے استثناء یا رعایت منظور کرنے میں کسی فرقے کے ساتھ امتیازی سلوک

کیا جائے گا، اور نہ ہی کسی شخص کو محض نسل، مذہب، ذات یا مقام پیدائش کی بناء پر کسی ایسے تعلیمی ادارے میں داخل ہونے سے محروم کیا جائے گا، البتہ ہر مذہبی فرقے یا گروہ کو اپنے مخصوص تعلیمی اداروں میں اپنے مسلک کے مطابق تعلیم دینے کا حق حاصل ہے۔

۱۵۔ حق ملکیت: آرٹیکل ۲۳ کے تحت ہر پاکستانی شہری کو دستور اور مفاد عامہ کے پیش نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع پاکستان کے کسی بھی حصے میں جایئداد حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور اسکی خرید و فروخت کرنے کا حق حاصل ہے۔

۱۶۔ ملکیت کا تحفظ: آرٹیکل ۲۴ کے تحت کسی بھی شخص کو اسکی جایئداد یا ملکیت سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ قانون اس کی اجازت دے اور نہ ہی کوئی جایئداد کسی سے زبردستی حاصل کی جائے گی، البتہ قانونی اختیار کے تحت اور کسی مفاد عامہ کی غرض سے ایسی جایئداد کو اسکا معاوضہ ادا کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۱۷۔ مساوات کا حق: آرٹیکل ۲۵ کے تحت تمام پاکستانی شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور مساوی طور پر قانونی تحفظ کے حقدار ہیں اور یہ کہ جنس کی بنیاد پر ان میں تفریق یا امتیاز نہیں کیا جائے گا۔تاہم یہ آرٹیکل مملکت کو بچوں اور عورتوں سے متعلق کوئی خاص قانون بنانے سے نہیں روکتا۔

۱۸۔ پبلک یا تفریحی مقامات تک رسائی کا حق: آرٹیکل ۲۶ کے تحت ہر شہری کو عام تفریح گاہوں یا جمع ہونے کی جگہوں تک رسائی کی مکمل آزادی ہوگی بشرطیکہ وہ مذہبی اغراض کیلئے مختص نہ ہوں اور اس سلسلے میں کسی کے ساتھ نسل، مذہب، ذات، جائے پیدائش یا رہائش کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔

۱۹۔ ملازمت میں امتیازی سلوک کے خلاف تحفظ: آرٹیکل ۲۷ کے تحت محض نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا مقام پیدائش کی بناء پر کسی شہری کے ساتھ کسی سرکاری ملازمت کے حصول کے سلسلے میں امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ وہ بہ اعتبار دیگر اس کا اہل ہو۔تاہم ملازمت کے مفاد میں مخصوص اسامیاں کسی ایک جنس کے افراد کے لئے محفوظ کی جا سکتی ہیں۔اسی طرح سماجی اور تعلیمی لحاظ سے پسماندہ طبقات یا علاقوں کے لوگوں کے لئے بھی ملازمت میں اسامیاں محفوظ کی جا سکتی ہیں۔

۲۰۔ زبان ثقافت اور رسم الخط کا تحفظ: آرٹیکل ۲۸ کے تحت شہریوں کے کسی بھی طبقے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مخصوص زبان، ثقافت یا رسم الخط کو قائم رکھنے اور اسکی ترویج و ترقی کے لئے قانون کے تابع ادارے قائم کرے۔

بنیادی حقوق کے تحفظات: مندرجہ بالا حقوق کو مکمل آئینی تحفظ حاصل ہے۔ ان حقوق کو خود دستور میں دیئے گئے طریق کار کے سوا کسی طریقے سے محدود یا معطل نہیں کیا جا سکتا۔آئین کے آرٹیکل ۸ کی رو سے ان بنیادی حقوق سے متصادم قوانین اور رسوم و روایات کو کالعدم قرار دیا گیا ہے اور یہ کہ حکومت ایسا کوئی قانون وضع نہیں کر سکتی جو ان بنیادی حقوق سے متصادم ہو۔ایسا ہر قانون خلاف ورزی کی حد تک کالعدم ہوگا۔کسی فرد یا ادارے کی طرف سے ان حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں متاثرہ فریق کو دادرسی کے حسب ذیل ذرائع حاصل ہیں۔

(۱) وہ آئین کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت مذکورہ حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کیلئے متعلقہ ہائی کورٹ میں درخواست دائر

کرسکتا ہے جس پر عدالت فریقین کو سننے کے بعد متعلقہ شخص، مجاز ادارے یا حکومت کے خلاف مناسب حکم صادر کر سکتی ہے
۔ آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت متاثرہ شخص صرف اس وقت درخواست دے سکتا ہے جب کسی اور قانون کے تحت اس بنیادی حق کا حصول ممکن نہ ہو۔

(۲) اگر بنیادی حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے سلسلے میں عوامی اہمیت کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تو آئین کے آرٹیکل ۱۸۴(۳) کے تحت سپریم کورٹ میں براہ راست درخواست دائر کی جا سکتی ہے جس پر مذکورہ عدالت مناسب فیصلہ صادر کرنے کا اختیار رکھتی ہے ایسی درخواست کوئی بھی شخص دائر کرسکتا ہے خواہ وہ متاثرہ فریق نہ بھی ہو۔ بنیادی حقوق کے حوالے سے عوامی اہمیت کے کسی مسئلے پر سپریم کورٹ از خود بھی نوٹس لے سکتی ہے۔

(۳) آرٹیکل ۱۹۹ کی ذیلی شق ب (اول) اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ کی دفعہ ۴۹۱ کی رو سے ہائی کورٹ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار میں زیر حراست کسی بھی شخص کو متاثرہ فریق کی درخواست پر عدالت کے سامنے پیش کرنے کا حکم دے تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کہیں زیر حراست شخص کو قانونی تقاضے پورے کئے بغیر زیر حراست تو نہیں رکھا گیا ہے اور اگر اسے غیر قانونی طور پر حراست میں رکھا گیا ہو تو عدالت اسے آزاد کرنے کا حکم جاری کرے گی۔ یہی اختیار حال ہی میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۹۱ میں ترمیم کے ذریعے سیشن جج کو بھی دیا گیا ہے جس پر صوبہ پنجاب میں عمل شروع ہو چکا ہے اور دیگر صوبوں میں بھی جلد
نافذ العمل ہونے کی توقع ہے۔

ہنگامی حالت کے نفاذ کی صورت میں بنیادی حقوق کی معطلی : ملک میں ہنگامی حالت کے نفاذ کے دوران آرٹیکل ۲۳۳ کے ضمن (1) کے تحت حکومت کو کوئی ایسا قانون وضع کرنے یا کوئی عاملانہ قدم اٹھانے کا اختیار حاصل ہے جو آرٹیکل ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ اور ۲۴ میں مذکور بنیادی حقوق، یعنی نقل و حرکت وغیرہ کی آزادی، اجتماع کی آزادی، انجمن سازی کی آزادی، تجارت کاروبار یا پیشے کی آزادی، تقریر وغیرہ کی آزادی اور حقوق جائیداد کا تحفظ، سے متصادم ہو۔ اسی طرح اس آرٹیکل کے ضمن ۲ کے مطابق ہنگامی حالت کے نفاذ کے دوران صدارتی فرمان کے ذریعے آئین کے حصہ دوم کے باب اول کی رو سے عطا کئے گئے حقوق کے نفاذ کیلئے، جن کی صدارتی فرمان میں صراحت کی گئی ہو، عدالت سے رجوع کرنے کا حق معطل رہے گا۔ ایسا فرمان پورے پاکستان یا اس کے کسی حصے کے بارے میں صادر کیا جا سکتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ریسرچ آفیسر ـ L
قانون و انصاف کمیشن آف پاکستان
فون نمبر: 051-9208752
فیکس نمبر: 051-9214416
ای میل: ljcp@ljcp.gov.pk